سوال

برائے مہربانی سنن ابوداود کی اس حدیث کی شرح اور سبب بیان کریں جس میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کرنے والے غلام کو اس کے مالک نے قتل کر دیا تھا، اور اسے اس کی سزا نہیں دی گئی، کیا اس کا سبب یہ تھا کہ کفار کے اولیاء کو جو مسلمانوں کو اذیت دیں دیت نہیں دی جائیگی ؟

جواب

الحمد للہ

سوال میں مقصود قصہ وہ ہے جسے ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں :

" ایک اندھے کی لونڈی تھی جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر سب وشتم اور توہین کرتی تھی، اس نے اسے ایسا کرنے سے منع کیا لیکن وہ نہ رکی، اور وہ اسے ڈانٹتا لیکن وہ باز نہ آئی

راوی کہتے ہیں : ایک رات جب وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کرنے لگی اور سب وشتم کیا تو اس اندھے نے خنجر لے کر اس کے پیٹ پر رکھا اور اس پر وزن ڈال کر اسے قتل کر دیا، اس کی ٹانگوں کے پاس بچہ گر گیا، اور وہاں پر بستر خون سے لت پت ہو گیا، جب صبح ہوئی تو اس کا ذکر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا گیا اور لوگ جمع ہوگئے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

" میں اس شخص کو اللہ کی قسم دیتا ہوں جس نے بھی یہ کام کیا ہے اس پر میرا حق ہے وہ کھڑا ہو جائے، تو وہ نابینا شخص کھڑا ہوا اور لوگوں کو پھلانگتا اور حرکت کرتا ہوا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے بیٹھ گیا اور کہنے لگا :

اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں اس کا مالک ہوں! وہ آپ پر سب وشتم اور آپ کی توہین کیا کرتی تھی، اور میں اسے روکتا لیکن وہ باز نہ آتی، میں اسے ڈانٹتا لیکن وہ قبول نہ کرتی، میرے اس سے موتیوں جیسے دو بیٹے بھی ہیں اور وہ میرے ساتھ بڑی نرم تھی، رات بھی جب اس نے آپ کی توہین کرنا اور سب وشتم کرنا شروع کیا تو میں نے خنجر لے کر اس کے پیٹ میں رکھا اور اوپر وزن ڈال کر اسے قتل کر دیا

تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

خبردار گواہ رہو اس کا خون رائیگاں ہے اس کی کوئی قدر و قیمت نہیں "

سنن ابوداود حدیث نمبر (4361).

اور اس عورت کا قتل اس لیے نہیں کہ وہ ذمی تھی بلکہ اس لیے قتل کی گئی کہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کرتی اور سب وشتم کرتی تھی، تو اس بنا پر وہ قتل کی مستحق ٹھری، اور اگرچہ وہ مسلمان بھی ہوتی تو اس سب وشتم کی بنا پر کافر ہو کر بھی قتل کی مستحق تھی

صنعانی رحمہ اللہ کہتے ہیں :

" نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کرنے اور سب وشتم کرنے والے کو قتل کرنے کی دلیل اور اس کے خون کی کوئی قدر و قیمت نہیں کی دلیل یہ ہے اگرچہ وہ مسلمان بھی ہو تو نبی

کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر سب وشتم کرنا اور آپ کی توہین کرنا یہ ارتداد ہے یعنی اس سے مرتد ہوجاتا ہے اس بنا پر وہ قتل ہوگا ، ابن بطال کہتے ہیں کہ بغیر توبہ کرائے ہی اسے قتل کیا جائیگا

دیکھیں : سبل السلام (3/501).

اس قصہ میں مسلمانوں کے اہل کتاب کے ساتھ عدل کی بھی دلیل پائی جاتی ہے جو ان کے ساتھ کیا جاتا تھا ، اور جسے شریعت جہانوں کےلیے رحمت بنا کرلائی ، معاہدہ کرنے والے یہودیوں کے حقوق محفوظ ہیں اور ان کا خیال رکھا جاتا ہے ، اور کسی کےلیے بھی جائز نہیں کہ انہیں تکلیف اور اذیت دیں ، اسی لیے جب لوگوں نے یہودی عورت کو مقتول پایا تو اس کا معاملہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تک لے کرگئے ، جنہوں نے انہیں معاہدہ اور امان دے رکھی تھی ، اور ان سے جزیہ نہیں لیتے تھے

چنانچہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم غضبناک ہوئے اور مسلمانوں کو اللہ کی قسم دی کہ وہ ایسا عمل کرنے والوں کو سامنے لائیں ، تاکہ وہ اس کی سزا دیکھیں ، اور اس کے معاملے کا فیصلہ کریں ، لیکن جب انہیں معلوم ہوا کہ اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین اور سب وشتم کر کے معاہدہ بار بار توڑا تو وہ سب حقوق سے محروم ہوگئی ، اور اس حد قتل کی مستحق ٹھری جو شریعت ہر اس شخص پر لاگو کرتی ہے جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کرے ، چاہے وہ ذمی ہو یا مسلمان ، یا معاہدہ والا ، کیونکہ انبیاء کرام کی توہین کرنا اور ان پر سب وشتم کرنا اللہ کے ساتھ کفر ہے ، اور ہر حرمت اور حق اور معاہدہ کو توڑ دیتا اور ختم کر دیتا ہے ، اور یہ عظیم خیانت ہے جو شدید ترین سزا کی مستوجب ہے

اس قصہ کی صحیح توجیہ اور فہم سلیم یہی ہے ، نہ کہ وہ جو حقد وبغض سے بھرے ہوئے اور شریعت کے حکم میں طعن وتشنیع کرنے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف باتیں بنانے والے نشر کرتے پھرتے ہیں ، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عورت کو اس طریقہ سے قتل نہیں کیا ، لیکن جب وہ معاہدہ توڑنے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کرنے کی پاداش میں بطور حد قتل کی مستحق ٹھری تو اسے قتل کرنے والے سے قصاص نہیں لیا گیا ، وہ اسے بہت زیادہ اور بار بار نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر سب وشتم سنا چکی تھی حتی کہ وہ اس کے روکنے اور منع کرنے کے باوجود نہیں رکی حتی کہ اس کے صبر کا پیمانہ لبریز ہوگیا اور وہ صبر نہ کر سکا اور اس نے اپنی دین اور نبی کے سلسلہ میں اذیت دینے والی آواز کو خاموش کر کے رکھ دیا

اور ناحق ذمی کو قتل کرنا کبیرہ گناہ ہے ، اور اس میں شدید وعید آئی ہے ، جیسا کہ صحیح بخاری میں عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالی عنہ سے حدیث مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

" جس کسی نے بھی کسی معاہد کو قتل کیا وہ جنت کی خوشبو نہیں پائیگا ، حالانکہ اس کی خوشبو چالیس برس کی مسافت سے پائی جاتی ہے "

صحیح بخاری حدیث نمبر (3166) امام بخاری نے اس حدیث پر صحیح بخاری میں " بغیر کسی جرم کے معاہد کو قتل کرنا " کا باب باندھا ہے

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ کہتے ہیں :

امام بخاری نے باب کے عنوان میں اسی طرح قید لگائی ہے حدیث میں قید نہیں ، لیکن یہ شرعی قواعد اور اصول سے حاصل کردہ ہے ، اور ابو معاویہ کی آنے والی حدیث میں بیان ہے جس میں " بغیر حق " کے لفظ ذکر ہوئے ہیں ، اور نسائی اور ابو داود کی حدیث جو ابو بکرہ سے مروی ہے اس میں یہ الفاظ ہیں :

" جس کسی نے بھی کسی معاہد کو بغیر حلال کے قتل کیا اللہ تعالی اس پر جنت کو حرام کر دیتا ہے " اھ

واللہ اعلم .